سنت طیبہ اور بدعت میں خطِ فارقہ

یہ دین جو رسول ﷺ نے ہمارے لیے چھوڑا ہے، کیا کڑوا تھا کہ ہم اس میں میٹھا ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں

یوں تو سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت میں بہت کچھ لکھا جاتا ہے لیکن ایک سوال ہنوز قارئین کے ذہن میں ابھرتا رہتا ہے اور بعض مجالس میں اس کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو بدعات اور خرافات سے چمٹے رہنے کی وجہ سے اس سوال کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے لیکن بہت سے لوگوں کے لیے یہ سوال واقعی اہمیت رکھتا ہے کہ ایک عام آدمی سنت اور بدعت میں فرق کس طرح کرے جبکہ سب علماء کرام قرآن ہی پڑھتے ہیں اور حدیث ہی کا تذکرہ کرتے اور حوالہ دیتے ہیں تو آج کے مضمون میں ہم سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت کے ساتھ اس سوال کا آسان سا جواب دینے کی بھی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم عطا فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ (الحشر 7)

علمائے ربانی فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ نے قیامت تک مسلمانوں کو اس بات کا پابند بنا دیا ہے کہ جو ہدایات اور تعلیمات رسول ﷺ کے ذریعے سے پہنچی ہیں، ان پر مضبوطی سے عمل کرو اور ان تعلیمات کی حفاظت بھی کرو اور جن بدعات اور خرافات، مذہبی یا غیر مذہبی رسومات سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، ان کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دو۔ بعض ہٹ دھرم قسم کے لوگ بڑا ہی احمقانہ قسم کا سوال کرتے ہیں کہ نماز کے بعد کلمے کا ورد یا اذان سے قبل درود شریف پڑھنے کی ممانعت کس حدیث میں آئی ہے؟ ایسا سوال تو اور بھی بہت سی چیزوں کے متعلق کیا جا سکتا ہے اور اس کا شافی جواب سنت میں موجود ہے، فرمان رسول کریم ﷺ ہے:

''من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد'' (مسلم)

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔ (مسلم)

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو رد کر دیتا ہے۔ شریعت اسلامی کا اصول یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کو لوگ عبادت اور ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اس کا ثبوت قرآن مجید، سنتِ رسول ﷺ یا صحابہ کرام کے عمل سے ملنا چاہیے۔ بصورت دیگر وہ عمل مردود ہوگا تو اس دلیل کی بنیاد پر فرض نمازوں کے بعد باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا اذان سے قبل درود پڑھنا سنت کے خلاف عمل ہے جس کو بدعت کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے جس رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق پوری نماز ادا کی ہے کیا اس رسول نے نماز کے بعد اذکار کا طریقہ تعلیم نہیں دیا؟ تو وہ اس کا جواب دینے کے بجائے کلمہ طیبہ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ایسے تمام لوگوں کے دلوں اور دماغوں سے تعصب کا پردہ ہٹا دے تاکہ حق ان کے قلوب و اذہان میں داخل ہو سکے۔ ہمیں چاہیے کہ جس نبی ﷺ کے طریقے سے نماز پڑھتے ہیں، ذکر اور اذان میں بھی اسی نبی ﷺ کا طریقہ اختیار کریں ورنہ مردود قرار پائیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

کہو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اگر وہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو موڑیں، اللہ ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ (آل عمران 32)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں:

اگر وہ روگردانی کریں یعنی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اختلاف کریں تو اللہ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ طریقِ زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کفر ہے۔ اسلام صرف معرفت کا نام نہیں، وہ صرف معرفت اور اقرار کا نام بھی نہیں بلکہ وہ نام ہے معرفت، اقرار، انقیاد اور رسول اللہ ﷺ کے دین اور اس کی اطاعت کو ظاہر و باطن میں اختیار کرنے کا۔

امت مسلمہ میں 37 فرقوں والی حدیث بہت معروف ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کو فرقوں کی کثرت کے لیے جواز بناتے ہیں جو حدیث کے سوئے فہم کا نتیجہ ہے۔ یہ حدیث تو ہمیں فرقہ واریت اور دین میں اختلاف سے روکتی ہے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح فرقہ واریت کے ہلاکت خیز نتائج سے خبردار کرتی ہے۔ جب نبی ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ نجات پانے والے گروہ کی پہچان کیا ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے۔ ابوداؤد کی روایت ہے: عنقریب تم لوگ بہت سے اختلاف دیکھو گے لہذا تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر مضبوطی سے کاربند رہنا اور دین میں نئی باتوں کو ایجاد کرنے سے بچنا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

ان احادیث کی روشنی میں ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نئی نئی بدعات رائج کرنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں مگر سنت، سنت کا ورد بھی کرتے ان کی زبان نہیں تھکتی۔ کیا نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین یا صحابہ کرام، قبروں کو پختہ بنا کر ان پر عمارتیں تعمیر کر کے عرس اور میلے لگاتے تھے؟ کیا نبی ﷺ اور صحابہ کرام یوم عاشوراء کو میٹھی دیگیں پکاتے اور شربت کی سبیلیں لگاتے تھے؟ یا روزہ رکھ کر گزشتہ ایک سال کے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتے تھے۔ میلاد اور معراج کے جشن، تیجے اور چالیسویں، قرآن خوانیاں اور تعزیتی اجتماع، گیارہویاں اور شب برات کے حلوے، کیا صحابہ کرام ان خرافات کا اہتمام کرتے تھے، اگر ایسا ہے تو حدیث کی کون سی کتاب سے ان خرافات کا ثبوت ملتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میرے سارے امتی جنت میں داخل ہوں گے، سوائے اس کے جو انکار کر دے۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ انکار کرنے والے کون ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری اطاعت کرنے والے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور جو میری نافرمانی کرنے والے ہیں وہی انکار کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سورہ النساء میں فرمایا:

جب ان لوگوں کو بلایا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول ﷺ کے اتباع کی طرف تو تم دیکھتے

ہو کہ یہ منافقین تم سے روگردانی کرتے ہیں۔

یعنی رسول ﷺ کے حکم اور فیصلے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ سورۃ محمد میں فرمایا ''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول ﷺ کی اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو''۔

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ جس طرح کافروں نے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور ان کے اعمال باطل ہو گئے اس طرح ایمان والوں کو بھی رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی اعمال کی بربادی کا سبب ہے۔

امام احمدؒ اور امام حاکمؒ نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور پھر اس سیدھے خط کے دائیں بائیں سے ٹیڑھے خطوط کھینچے، پھر فرمایا: یہ سیدھا خط صراط مستقیم ہے اور دائیں بائیں کے سارے راستوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے اور وہ اپنی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس کے بعد سورہ انعام کی یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راستے پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تمہیں اللہ سے ہٹا دیں گی، اس بات کا اللہ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ گمراہی سے بچ سکو۔ دعوے محبتِ رسول ﷺ کے اور قدم قدم پر رسول ﷺ کے طریقے اور سنت کی مخالفت چہ معنی دارد؟۔

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھیجا ہی اس غرض کے لیے ہے کہ ان کے طریقے کے مطابق اللہ کی بندگی کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کے ہر عمل کو ہمارے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ نمونہ کیوں دیا جاتا ہے تاکہ ویسی ہی چیز ہو جیسا نمونہ دیا گیا ہے۔ ایک آدمی کپڑوں کا ایک جوڑا لے کر درزی کے پاس جاتا ہے، اسے نمونے کے طور پر اپنے سادے سے کپڑے دے کر کہتا ہے کہ ایسے ہی کپڑوں کا جوڑا بنا دو۔ درزی نے اپنی مرضی سے اس کے کالر اور آستین پر بڑی خوبصورت کڑھائی کر دی، بٹن بھی رنگ برنگے لگا دیے جبکہ اس نے جو کپڑے دیے تھے وہ بالکل سادے تھے۔ اب وہ شخص جب اپنے کپڑے دیکھے گا تو خدارا بتائیں وہ خوش ہو گا یا ناراض ہو کر ان کپڑوں کو پھینک دے گا۔ وہ کہے گا اگر درزی صاحب میں نے آپ کی مرضی سے کپڑے بنانے ہوتے تو نمونہ دینے کا یہ تکلف ہی کیوں کرتا۔ آپ نے وقت بھی ضائع کیا اور میرا کپڑا بھی خراب کیا، اب اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور راستے کو چھوڑ کر دوسروں کے طریقوں اور راستوں پر چلتے ہیں، قیامت کے دن بہت بڑے خسارے میں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

جو اسلام کے سوا کسی اور طریقہ زندگی پر چلے گا، اس کا عمل ہرگز قبول نہ ہو گا اور وہ آخرت میں سخت خسارے میں ہو گا۔

اسلام کا راستہ قرآن اور سنت ہی کا راستہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دین میں کوئی نئی بات اختیار کی جو اس دین اور شریعت میں سے نہیں، اللہ اس کو رد کر دے گا۔ اس لیے کہ وہ عمل رسول ﷺ کے عمل سے مطابقت نہیں رکھتا۔ بعض لوگ میٹھے میں مزید میٹھا ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، ایسے حضرات سے گزارش یہ ہے کہ کیا یہ دین جو رسول ﷺ نے ہمارے لیے چھوڑا ہے، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے اس کی حفاظت کی اور ہم تک پہنچایا، کیا یہ دین کڑوا تھا کہ ہم اس میں مزید میٹھا ڈال رہے ہیں۔